قادیانیوں کا سرکاری و نیم سرکاری ادارے خریدنے کا فیصلہ
پہلا وار ''اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن'' پر!
انسٹیٹیوٹ آف اوورسیز پاکستانیز (آئی او پی) اور، پاکستان کیریئر پلاننگ اکیڈمی (پی سی پی اے) کس کے ادارے ہیں؟ اور کیا کر رہے ہیں؟ حکومت توجہ دے!

بعض اخباری اطلاعات کے مطابق حکومت کی اصلاح معاشرہ مہم اور سرکاری و نیم سرکاری اداروں کو فعال بنانے کی کوششوں میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے قادیانی اور یہودی لابی سرگرم ہو گئی ہے۔ اپنے مالی وسائل کی بنیاد پر اس یہودی اور قادیانی لابی نے مل کر ایسے نام نہاد ادارے قائم کرنے شروع کر دیئے ہیں جو نج کاری کے حوالے سے حکومت کی کوششوں کو ہائی جیک کرنا چاہتے ہیں۔ ان نام نہاد اداروں نے نج کاری کمیشن اور ایسی تمام حکومتی کمیٹیوں کو اپنے طور پر ایسی تجاویز بھیجنی شروع کر دی ہیں جن کا بنیادی مقصد ان کمیٹیوں کو گمراہ کرنا اور یہ تاثر دینا ہے کہ اگر سرکاری اور نیم سرکاری ادارے ان کے حوالے کر دیئے جائیں تو وہ انہیں نہ صرف خریدنے کیلئے تیار ہیں بلکہ انہیں بہتر طور پر چلانے کے اہل بھی ہیں۔ اس سلسلے میں دو ادارے سرِ فہرست ہیں۔ ایک، آئی او پی (انسٹیٹیوٹ آف اوورسیز پاکستانیز) اور دوسرا، پی سی پی اے (پاکستان کیریئر پلاننگ اکیڈمی)

I.O.P (انسٹیٹیوٹ آف اوورسیز پاکستانیز) احمد بلال محبوب نامی ایک انجینئر نے سردار یوسف، زاہدہ ملک اور ارشد فاروق کے ساتھ مل کر گزشتہ دورِ حکومت میں قائم کیا تھا۔ ان کے دیگر ساتھیوں میں بیرون ملک مقیم کئی قادیانی بھی شامل ہیں۔ جن میں ڈاکٹر اکرام یو خان (امریکہ) ظفر اقبال (انگلینڈ) سہیل حسین بھٹی (جرمنی) مشتاق احمد (امریکہ) سرِ فہرست ہیں تب سے اس نام نہاد ادارے کی نظر او پی ایف (اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن) پر لگی ہوئی ہے۔ او پی ایف وفاقی وزارت محنت و افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانیز کے تحت ۱۹۷۹ء میں قائم ہوئی تا کہ بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف منصوبے تشکیل دے او پی ایف کے زیرِ اہتمام اس وقت تک ۲۱ تعلیمی ادارے اور ۱۲ پولی ٹریڈ سکول قائم کیے جا چکے ہیں۔ جو ملک بھر میں عمومی تعلیم اور فنی تعلیم عام کر رہے ہیں۔ یورپ امریکہ اور کنیڈا میں مقیم پاکستانیوں کی بچیوں کی تعلیم کیلئے او پی ایف گرلز کالج بھی اس محکمہ کے تحت قائم ہے۔ اب تک او پی ایف پاکستان کے مختلف شہروں میں مختلف ہاؤسنگ سکیمیں بنا کر دس ہزار سے زائد پلاٹ بیرون ملک کام کرنے والے پاکستانیوں کو الاٹ کر چکی ہے۔ او پی ایف وہ واحد ادارہ ہے جو متاثرینِ کویت اور اقوام متحدہ کے درمیان رابطہ کا مثبت وسیلہ ہے اور متاثرینِ کویت کے واجبات کی ترسیل اقوامِ متحدہ نے اسی ادارے کے ذریعے کرنی ہے۔ او پی ایف کے ذرائع کے مطابق اقوامِ متحدہ نے جو رقوم متاثرینِ کویت کو دینی ہیں وہ تقریباً دو سو ملین ڈالرز ہیں۔ بین الاقوامی ادارے آئی ایل او نے او پی ایف کی کارکردگی سے متاثر ہو کر انڈیا، تھائی لینڈ، سری لنکا، بنگلہ دیش کی حکومتوں کو سفارشات دی ہیں کہ وہ بھی اپنے ملک میں او پی ایف کی طرز پر ادارے قائم کرے۔

وزارت محنت وافرادی قوت کے ذرائع کے مطابق آئی او پی کے نام نہاد ادارے کے جنرل سیکرٹری احمد بلال محبوب نے وفاقی وزیر چودھری شجاعت حسین کو ۶ اپریل ۱۹۹۷ کو ایک خفیہ خط تحریر کیا جس میں اس نے او پی ایف پر جھوٹے الزامات لگاتے ہوئے یہ تجویز پیش کی کہ او پی ایف کو آئی او پی کے ہاتھ فروخت کر دیا جائے۔ احمد بلال نے اس خط میں وفاقی وزیر کو یہ بھی کہا کہ ۲۲ تا ۲۵ اپریل ۱۹۹۷ء کے دوران انہیں ملاقات کا موقع دیں تاکہ سودے کا لین دین کیا جاسکے۔

دوسری طرف اسی قادیانی گروپ کا ایک اور ادارہ پی سی پی اے (پاکستان کیریئر پلاننگ اکیڈمی) ہے جس کا مقصد پاکستان کی سلامتی کے خلاف کام کرنے والی قادیانی قوتوں کی مدد کرنا ہے۔ اور یہ ادارہ مختلف ذرائع ابلاغ استعمال کرتے ہوئے گمراہ کن پراپیگنڈہ کر رہا ہے۔ اس کی ایک مثال ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ کو چھپنے والا وہ اشتہار ہے جس میں انہوں نے ایک نام نہاد مضمون نویسی کے مقابلے کا اعلان کیا ہے۔ اس اشتہار کے مطابق ۱۴ مختلف موضوعات دیئے گئے ہیں جن پر پہلا انعام تین لاکھ روپے (۱۴ انعامات) دوسرا انعام دو لاکھ روپے (۱۴ انعامات) تیسرا انعام ایک لاکھ روپے (۱۴ انعامات) رکھے گئے ہیں۔ اشتہار کے مطابق یہ انعامات جولائی ۱۹۹۷ میں امریکہ کے شہر واشنگٹن ڈی سی میں منعقدہ اوورسیز پاکستانیوں کے ایک نام نہاد کنونشن میں دیئے جائیں گے۔ اس اشتہار میں موضوعات تو دیئے گئے ہیں لیکن یہ نہیں بتایا کہ مضمون کس زبان میں ہوں گے اور ان کے متن کی طوالت کیا ہوگی۔ اگر اس اشتہار کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ انعامات اور اخراجات کا تخمینہ دو کروڑ بنتا ہے۔ یاد رہے کہ اشتہار کا سائز 15x18 سنٹی میٹر ہے اور تقریباً ہر اردو اور انگریزی اخبار میں شائع کرایا گیا ہے۔ پی سی پی اے نے کوئی چھ ماہ قبل علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے اشتراک سے ملک بھر میں کمپیوٹر کی تعلیم کے ادارے کھولنے کے منصوبے کا اعلان بھی کیا تھا لیکن بعد ازاں یونیورسٹی نے باقاعدہ اخباری اعلانات کے ذریعہ سے پی سی پی اے کی بے ضابطگیوں کے سبب اس سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا تھا۔ اندرون و بیرون ملک تعلیم کے نام پر یہ دونوں ادارے قادیانی مفادات کی تکمیل میں سرگرم ہیں اور باوثوق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وفاقی وزارت محنت و افرادی قوت اور سمندر پار پاکستانی کے سیکرٹری ارشد فاروق بھی اس مذموم سازش میں شریک ہیں۔

پی سی پی اے کے نام پر ملک بھر میں ایک متوازی تعلیمی نظام کے قیام اور آئی او پی کے نام پر او پی ایف جیسے ادارے پر قابض ہونے سے اس کے دفتروں، اسکولوں اور فنی اداروں کا ایک بڑا نیٹ ورک ان ہاتھوں میں چلا جائے گا جو قادیانیت کی مذموم تعلیم کو عام کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان کی جڑیں کھوکھلی کرتے ہوئے موجودہ حکومت کو ناکام کرنا چاہتے ہیں تاکہ یہودی اور قادیانی لابی کا راستہ ہموار کیا جاسکے جو پاکستان کو بیرونی سرمایہ کاروں کے ہاتھوں بکوانے پر تلے ہوئے ہیں۔ حکومت اس سنگین معاملہ کی فوری چھان پھٹک کرے اور قادیانیوں کے ہاتھوں ملکی اداروں کو تباہی سے بچائے۔

معاشی بحران کا پہلا شکار

حکمرانی ایک بہت بڑی آزمائش ہے خصوصاً جمہوری نظام کی پیداوار حکومت، کیونکہ اس میں حکومت طلب کی جاتی ہے، اور...... حکومت مانگ کر لی جائے تو وہ سراپا آزمائش ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ مدد نہیں